درحالِ امام محمد تقی علیہ السلام

مداحِ اہلبیت رسولِ خدا ہوں میں | دروازۂ علیؑ ولی کا گدا ہوں میں
سنتے ہیں گوشِ ہوش جسے وہ صدا ہوں میں | شیدائے علم حسنِ عمل پر فدا ہوں میں
سیراب کشتِ نظم جو ہے نہرِ علم سے
ملتی ہے بھیک مجھ کو درِ شہرِ علم سے

مولا علیؑ کا فیض ہے دیندار زندگی | حبِ علیؑ نہیں تو ہے بیکار زندگی
کیا زندگی اگر ہے گنہگار زندگی | دراصل زندگی ہے سبکبار زندگی
پاکیزہ زندگی جو گزارے جہان میں
مرکر بھی زندہ ہے وہ ہمارے جہان میں

منظور ہے جو مدحِ محمد تقیؑ مجھے | توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے
دھڑکن سے اپنی دل نے یہ دی آگہی مجھے | ہر لحظہ مل رہی ہے نئی زندگی مجھے
جو سانس ہے وہ فیضِ امامِ زمانہ ہے
مداح پر یہ ان کا کرم غائبانہ ہے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امامؑ | مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
برہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام | اپنی بقا کا پھر یہ کیا اس نے اہتمام
بلوا لیا امام تقیؑ کو جواد کو
شیعوں کو شاد کر کے گئے دبایا فساد کو

اک دن شکار گاہ کو جاتا تھا بادشاہ | بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میانِ راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ | لیکن کھڑے رہے وہیں مولا بعز و جاہ
گرما گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا

مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور | کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امامؑ بھاگتا کس لیے ضرور | ظالم ہے تو نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور
نادم ہوا جواب سے بولا کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو امام رضاؑ کا یہ لال ہے

واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقتِ شام | موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امامؑ
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام | یہ تو ذرا بتائیے اسے آسماں مقام
کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے

www.emarsiya.com

بولے یہ سکرا کے امامِ فلک وقار | ہیں مچھلیاں سمندرِ قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں بحر سے بخار | کر لیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار
مسرور قلب ہوتا ہے اہلِ عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آلِ رسولؐ کا

مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا | حضرت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھکر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء | قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا
بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

عباسیوں کے دل کو ہوا اسقدر تعب | مامون کے پاس آئے کچھ افراد منتخب
بولے کہ آپ کرنے لگے ہیں یہ کیا غضب | نو دس برس کے بچے کا ہے اسقدر ادب
اس کے سوا کسی کی بھی وقعت نہیں رہی
دربار میں کسی کی بھی عزت نہیں رہی

مامون نے کہا کہ نہ سمجھو اسے صغیر | یہ طفل ہے زمانے کے سب عالموں کا پیر
لاؤ مقابلے میں جو ہو عالمِ کبیر | جیتے مناظرہ تو بنالوں اسے وزیر
ہارا جو وہ تو کچھ نہ کسی کی سنوں گا میں
شادیِ امِّ فضل تقیؑ سے کروں گا میں

www.emarsiya.com

سب نے مناظرے کی جو کر لی قبول بات | آئے مقابلے کے لیے قاضی القضات
دی علم میں تقیؑ نے جو یحییٰ کو فاش مات | مامون نے چڑھائی بڑی دھوم سے برات
ایرانیوں کے غمزدہ دل شاد ہو گئے
مولا تقیؑ امیر کے داماد ہو گئے

کچھ روز بعد شادی تو بغداد میں رہے | لیکر دلہن کو ساتھ مدینے میں جب گئے
اہلِ مدینہ حد سے سوا شادماں ہوئے | سب نے منایا جشن، کیے سجدے شکر کے
جو بھی گیا پلٹ کے نہ پہنچا مدینے میں
بس یہ امامؑ جا کے پھر آیا مدینے میں

بیٹی تھی امِّ فضل شہنشاہِ وقت کی | اچھی لگی نہ اس کو مدینے کی زندگی
مولاؑ کے گھر میں کرنے پڑے کام آپ ہی | مامون کو جو خط میں شکایت کبھی لکھی
پڑھکر عبارتوں کو فراموش کر دیا
بیٹی کو بادشاہ نے خاموش کر دیا

مامون مر گیا تو ہوا معتصم امیر | ناراض تھا امامؑ سے پہلے ہی وہ شریر
اس پر بھی امِّ فضل نے خط کا چلایا تیر | لکھا کہ میں مدینے میں ہوں صورتِ اسیر
اس قید سے چھڑائیے اچھے چچا مجھے
بغداد میں بلائیے بہرِ خدا مجھے

جب معتصم کو اپنی بھتیجی کا خط ملا | عبدالملک مدینے کے حاکم کو لکھ دیا
بھجواؤ امِ فضل و تقیؑ کو یہاں ذرا | آمادہ دشمنی تقیؑ پر جو وہ ہوا
مجبور رخ کیا ستم ایجاد کی طرف
مولاؑ چلے مدینے سے بغداد کی طرف

اہلِ مدینہ نے جو یہ غم کی خبر سنی | گھر گھر میں ایک تازہ قیامت بپا ہوئی
روئے جو اپنے باپ سے مل کر علیؑ نقی | روضہ نبیؐ کا، فاطمہؑ کی قبر ہل گئی
غل تھا امامؑ خلد کا گلشن بسائیں گے
اب جا رہے ہیں یہ بھی مدینے نہ آئیں گے

بغداد میں جب آئے امامؑ فلک وقار | ملعون نے چلایا بزرگوں کا اپنے وار
کچھ روز تو جتایا امامِ تقیؑ سے پیار | زہرِ دغا سے کر دیا آخر جگر فگار
توڑا تھا جعدہ نے حسنؑ ابنِ علیؑ کا دل
اور امِ فضل نے کیا ٹکڑے تقیؑ کا دل

تاریخ داں بیان یہ کرتے ہیں آہ آہ | چاہا تھا معتصم نے کہ چھپ جائے یہ گناہ
شاہی بچانے کی یہ نکالی تھی اس نے راہ | پھینکا تھا بام سے جسدِ شاہِ دیں پناہ
یوں تین روز تک نہ اٹھایا گیا انہیں
سمجھے نہ کوئی زہر کھلایا گیا انہیں

مسلمؑ کی طرح بام سے تو فرش پر گرا | گلیوں میں شہر کی نہ رسن بستہ یہ پھرا
ہر چند تین روز زمیں پر پڑا رہا | مثلِ حسینؑ تیروں سے غربال یہ نہ تھا
اپنے لہو سے جسمِ تقیؑ لال ہو گیا
لاشہ مگر حسینؑ کا پامال ہو گیا

مولائیوں نے پائی شہادت کی جب خبر | آئے اٹھانے لاشۂ سلطانِ بحر و بر
غسل و کفن سے ہو گئے فارغ جو نوحہ گر | ہلنے لگے امامؑ کے ماتم سے بام و در
محروم ہو رہے تھے جو فیضِ امامؑ سے
لیکر چلے جنازہ بڑے احتشام سے

جا کر قریبِ موسیٰؑ کاظم وہ سوگوار | کرنے لگے تلاش تقیؑ کے لیے مزار
کھودی زمیں تو قبر ہوئی پختہ آشکار | رکھا اسی میں لاشۂ مولائے نامدار
یکساں تھا طبع میں جو ترحم بھی صبر بھی
دادا کے پاس بن گئی پوتے کی قبر بھی

اہلِ عزا دلوں میں کریں غور اک ذرا | بغداد میں امامِ نقیؑ نے جو کی قضا
پہنچا ز راہِ معجزہ بیٹا امامؑ کا | غسل و کفن نماز نقیؑ نے کیے ادا
کیا جانے کس قلق سے پکارا تھا باپ کو
بیٹے نے جب لحد میں اتارا تھا باپ کو

www.emarsiya.com

وقتِ وداع شہرِ مدینہ میں حشر تھا ۔۔۔ گھر گھر سے آ رہی تھی صدائے غم و بکا
قبرِ نبیؐ پہ جا کے نقیؑ نے یہ جب کہا ۔۔۔ نانا مزارِ پاک سے ہوتا ہوں میں جدا
آئی صدائے درد مزارِ رسولؐ سے
ہلنے لگا مدینہ فغانِ بتولؑ سے

پہلا ستم لعیں متوکل نے یہ کیا ۔۔۔ ٹھہرایا اس کھنڈر میں جہاں رہتے تھے گدا
پھر تین روز بعد نظر بند کر دیا ۔۔۔ رکھتے تھے پہرہ سخت ستمگار و اشقیا
باہر کھنڈر سے آپ کو آنے نہ دیتے تھے
مولا تک اہلِ شہر کو جانے نہ دیتے تھے

زراقی پاسباں جو ذرا مہرباں ہوا ۔۔۔ بیکس کو دوسرے کی حراست میں دیدیا
وہ نام کا سعید مگر تھا شقی بڑا ۔۔۔ معصوم پر ستم جو کیا وہ نیا کیا
ہر دل ستم شعار کے وہ ظلم سہتے تھے
ہر دم مگر عبادتِ خالق میں رہتے تھے

بارہ برس نقیؑ رہے اس قید خانے میں ۔۔۔ کرتے تھے نہ لعیں کمی ظلم ڈھانے میں
دشمن تھے محو ان کے فضائل چھپانے میں ۔۔۔ پھر بھی بڑھی امامؑ کی عظمت زمانے میں
مومن تڑپتے رہتے تھے دیدار کے لئے
مشتاق اہلِ علم تھے پندار کے لئے

www.emarsiya.com

اک شخص فتح نام صحب تھا امامؑ کا ۔۔۔ شہرہ صلاحیت کا جو اس کی بہت ہوا
آخر وزیر وہ متوکل کا بن گیا ۔۔۔ اس کے تدبر اور عمل کا اثر تھا
ظاہر میں ان پہ قید کا در بند کر دیا
لیکن نقیؑ کو گھر میں نظر بند کر دیا

مولا کو بار بار ستاتے تھے بدیقین ۔۔۔ کرتے تلاش گھر میں کبھی اسلحہ لعیں
دربار میں بلاتے کبھی دشمنانِ دین ۔۔۔ مجبور جاتے تھے جو ستم کیش کے قریں
کہتا لعیں شراب پئیں اور گائیں آپ
اشعار تو ضرور ہمیں کچھ سنائیں آپ

یہ بدترین جور و ستم تھے امامؑ پر ۔۔۔ یہ وار تھے جو تیغ سے ہوئے تھے سخت تر
روحانی ایک صدمہ تھا اور الیاالحذر ۔۔۔ ملتی تھی روز روز یہ معصوم کو خبر
زائر جو کربلا و نجف کے سہم ہوئے
فرمانِ بدیقیں سے سر ان کے قلم ہوئے

یہ ظلم سہ رہے تھے جنابِ علی نقیؑ ۔۔۔ ایک آپ کو یہ اور بھی پُرغم خبر ملی
قبرِ حسینؑ کھودنے پہنچے تھے کچھ شقی ۔۔۔ ندی حسینیوں کے لہو کی وہاں بہی
آنکھوں سے سیلِ اشک بہاتے رہے امامؑ
ہر لحظہ زخم تازہ اٹھاتے رہے امامؑ

در حالِ امامِ علیؑ نقی علیہ السلام

یہ مجلسِ عزا ہے برائے علیؑ نقی | مومن ہیں آج محوِ عزائے علیؑ نقی
دل میں بھرا ہے جوشِ ولائے علیؑ نقی | ہر سمت ہے یہ شور کہ ہائے علیؑ نقی
ظالم نے زہر دے کے جو ٹکڑے جگر کیا
مولاؑ نے سوئے خلد جہاں سے سفر کیا

بچپن میں ان کو چھوڑ گئے تھے تقیؑ غریب | چھ سال صرف باپ کا سایہ ہوا نصیب
ان پر مصیبتوں کا رہا سلسلہ عجیب | عباسیوں کا دور تھا ان کیلئے مہیب
رہبر برآہ رہزنِ منزل کا ظلم تھا
ناقابلِ بیاں متوکل کا ظلم تھا

معصوم کو لعین نے بلوا لیا عراق | ظاہر کیا امامؑ کی خدمت کا اشتیاق
قبرِ نبیؐ سے چھٹنا تھا ہر چند دل پہ شاق | لیکن نقیؑ کو سہنا پڑا صدمہ فراق
جیسے حسینؑ، موسیٰؑ، رضاؑ اور تقیؑ گئے
یوں ہی مدینہ چھوڑ کے مولا نقیؑ گئے

www.emarsiya.com

کہتے ہیں اہلِ علم کہ یہ ہے خدا کا راز | یعنی امام امام کی پڑھتا ہے خود نماز
بغداد کا مدینے سے ہے فاصلہ دراز | پہنچے ادائے فرض کو مولائے حق نواز
جیسے نقیؑ مدینے سے ناشاد آئے تھے
یوں کربلا میں کوفے سے سجادؑ آئے تھے

کفار کر گئے تھے جو ظلم و ستم کی حد | تھے وقتِ دفنِ شاہ پریشاں نبیؐ اسد
زین العباؑ پہنچ گئے خود اور کی مدد | یعنی بتائیں کس کی کہاں کس طرح لحد
کیا جانے کس لباس میں کفنائیں میتیں
ٹکڑے ملا کے جسم کے دفنائیں میتیں

مولاؑ نقیؑ کے حال پہ بندش کوئی نہ تھی | رسی گلے میں، پاؤں میں بیڑی پڑی نہ تھی
زین العباؑ پہ ظلم و ستم کی کمی نہ تھی! | ساتھ ان کے سر برہنہ بہن ماں پھوپھی نہ تھی
تن پر نقیؑ کے ایک بھی دُرّہ لگا نہ تھا
عابدؑ کی طرح طوق میں ان کا گلا نہ تھا

خاموش ہو ظہور ہے لکنت زبان میں | مقبول پھر بھی نظم ہے مولاؑ کی شان میں
گزری تمام عمرِ نقیؑ امتحان میں | پچیس سال زندگی پائی جہان میں
اپنے کسی امامؑ کی کب تھی طویل عمر
پائی نویں امامؑ نے سب سے قلیل عمر